110310 ـ اگر بیوی خاوند کو ناپسند کرتی ہو تو کیا جنت میں اس کا خاوند وہی ہوگا ؟!

سوال

اگر میں اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہوں اور صرف اللہ کے لیے اپنے بچوں کی خاطر اس کی اذیت و تکلیف پر صبر کروں تو کیا وہ جنت میں بھی میرا خاوند ہوگا ؟
کیونکہ دنیا فانی اور تھوڑے سے ایام اور زائل ہونے والی ہے، چاہے اس میں جتنی بھی تبدیلی ہو جائے میں اسے جنت میں اپنا خاوند نہیں بنانا چاہتی، برائے مہربانی یہ مت کہیں کہ وہ شخص جنت بھی ضرور میرا خاوند بنے گا!
برائے مہربانی میرے سوال کا جواب ضرور دیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو خاوند کی جانب سے اذیت و تکلیف پر صبر کرنے کا اجروثواب عطا فرمائے، اور یہ صبر و تحمل اخلاق عالیہ اور اچھی اصل کی دلیل ہے.

ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کے خاوند کو ہدایت دے اور اس کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوك میں ممد و معاون ہو، اور اسے حسن سلوك کی جانب چلائے.

دوم:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جن لوگوں نے اللہ تعالی کا چہرہ طلب کرنے کے لیے صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہم نے جو رزق انہیں عطا کیا ہے اس میں سے انہوں نے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کیا، اور برائی کو اچھائی سے دور کرتے ہیں، انہیں لوگوں کے لیے بہتر انجام ہے، ہمیشہ کی جنتوں میں داخل ہونگے، اور ان کے آباء اور بیویوں اور اولاد میں سے جن کے اعمال صالحہ ہوئے وہ بھی داخل ہونگے، اور فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہونگے، تم پر سلام ہو اس کے بدلے میں جو تم نے صبر کیا سو اچھا ہے اس گھر کا انجام الرعد (22 ـ 24).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قولہ تعالی:

اور جو ان کے آباؤ و اجداد اور بیویوں اور اولاد میں سے صالح ہو .

یعنی اللہ تعالی انہیں اور ان کے آباء و اجداد اور اہل و عیال اور اولاد میں سے جو بھی نیك و صالح ہونگے اورمومنین میں سے جنت میں داخل ہونے کے قابل ہونگے انہیں آپس میں جمع کریگا؛ تا کہ انہیں دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، حتی کہ ادنی درجہ کو اعلی درجہ میں پہنچایا جائیگا، اور اعلی درجہ والے کو اس کے درجہ سے کم نہیں کیا جائیگا، بلکہ یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے بطور نعمت و احسان ہو گا.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (4 / 451).

مزید آپ سوال نمبر (5981) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

ہماری عزیز بہن آپ کو علم ہونا چاہیے کہ جنت میں جب کوئی داخل ہوگا تو وہ اسی دنیا والی حالت میں ہی داخل نہیں ہوگا، واضح اور بین نصوص سے ثابت ہے کہ جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرا برابر بھی کھوٹ ہوگی، جنت میں داخل ہونے والے ہر شخص کو ہر برائی اور شر سے پاك کر دیا جائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان کے سینوں میں جو بھی کینہ ہے نکال دیں گے، بھائی بھائی بن کر تختوں میں آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے الحجر (47).

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جن کی صفات بیان ہوئی ہیں ہم ان کے سینوں سے کینہ و حسد نکال دیں گے، اور اللہ نے بتایا ہے کہ وہ جنتی ہیں، دنیا میں انکی جو آپس میں دشمنی و عداوت تھی اسے ختم کر دیا جائیگا تو جب وہ جنت میں داخل ہونگے تو ایك دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے، ان میں سے کوئی بھی کسی چیز میں کسی سے حسد نہیں کریگا، اللہ تعالی نے کسی ایك کو جو خاص نعمت اور کرامت سے نوازا ہے اس میں حسد نہیں ہوگا، ان کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی.

دیکھیں: تفسیر طبری (12 / 437 ـ 438).

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب مومن آگ سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے ت وانہیں جنت اور جہنم کے مابین قنطرہ پر روك لیا جائیگا، اور دنیا میں ان کے آپس میں جو ظلم ہونگے ان کا ایك دوسرے سے بدلہ لیا جائیگا، جب وہ صاف شفاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملےگی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے

صحیح بخاری حدیث نمبر (2308).

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" بقنطرة "

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ پل صراط پر جنت والی سائڈ ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ پل صرات اور جنت کے مابین کوئی اور جگہ ہو.

قولہ: " قیتقاصون " صاد پر شد ہے جو یفاعلون کے وزن پر قصاص سے ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ ایك دوسرے پر جو ظلم کیا تھا اسے تلاش کر کے ایك دوسرے کو معاف کر دیں گے.

قولہ: حتی اذا نقوا " نون پر پیش ہے، اور اس کے بعد قاف ہے اور یہ تنقیۃ سے مشتق ہے، اور مستملی میں یہاں " تقصوا " یعنی تا پر زبر کے ساتھ ، اور قاف مشددہ ہے، یعنی ایك دوسرے سے قصاص مکمل کرلیں گے.

قولہ: ھذبوا " یعنی جب ایك دوسرے سے قصاص لے کر گناہوں سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے.

دیکھیں: فتح الباری (5 / 96).

اس لیے عزیز بہن آپ مطمئن رہیں، آپ کے خاوند کا وہ اخلاق نہیں رہےگا جو دنیا میں تھا، اور نہ ہی تمہاری وہ حالت ہو گی جو آج آپ کی ہے، جس طرح آپ کا خاوند پاك صاف ہو کر مہذب بن جائیگا، اسی طرح آپ کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو گا جب اللہ کا فیصلہ ہوا اور تم دونوں جنت میں اکٹھے ہو گئے تو جنت میں آپ لوگوں کا جمع ہونا دنیا میں جمع ہونے جیسا نہیں ہوگا، بلکہ آپ ایسے اکٹھے ہونگے جس طرح آپ کا دل چاہےگا، اور آپ کو راحت حاصل ہوگی، اور جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ان پر سونے کی پلیٹیں اور گلاس گھمائے جائیں گے، اور اس جنت میں ان کے لیے وہ کچھ ہوگا جو نفس چاہےگا، اور آنکھوں کی لذت ہوگی، اور تم اس میں ہمیشہ رہوگے الزخرف (71).اور ایك دوسرے مقام پر فرمایا:

ہم دنیا کی زندگی میں تمہارے ولی ہیں اور آخرت میں بھی، اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہوگا جو تمہارے دل چاہیں گے، اور تمہارے لیے اس میں وہ ہوگا جو مانگو گے فصلت (31).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

چنانچہ کوئی بھی نفس نہیں جانتا کہ اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈك میں سے کیا چھپایا گیا ہے، جو وہ عمل کرتے رہیں ہیں اس کا بدلہ السجدہ (17).

اس لیے اللہ کی بندی آپ ایسے اور اعمال کریں جو آپ کو جنت تك پہنچائیں اور جن اعمال سے جنت میں آپ کے درجات بلند ہوں، اور یہ یقین کر لیں کہ جنت میں نہ تو کوئی تکلیف ہو گی اور نہ ہی کوئی تھکاوٹ، اور نہ ہی اس میں غم و پریشانی ہو گی.

واللہ اعلم .